تاریخ طبری

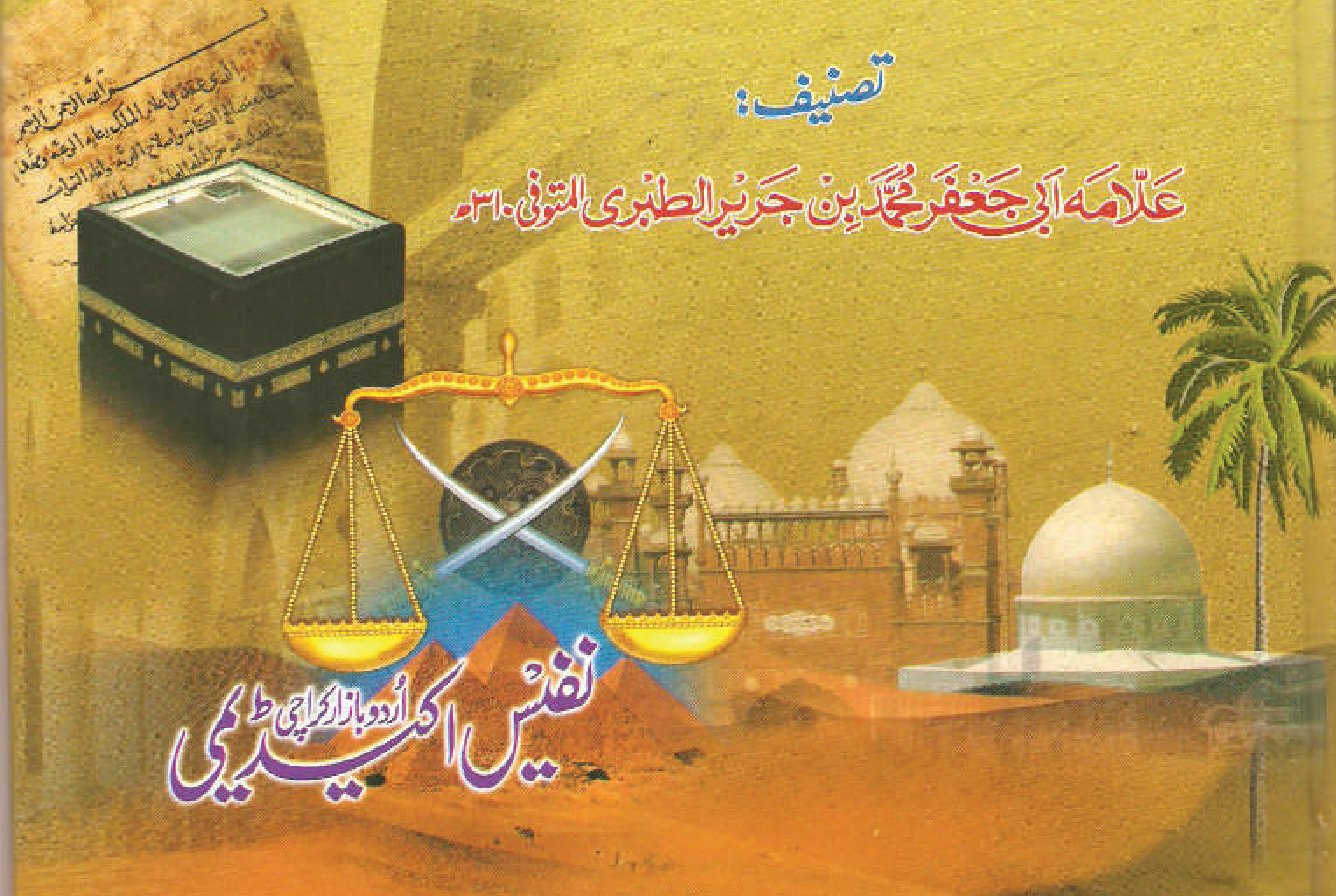
تاریخ الامم والملوک

جلد اوّل

تخلیق کائنات سے لے کر ولادت نبوی تک انبیاء اور امتوں کے واقعات

تصنیف:

علامہ ابی جعفر محمد بن جریر الطبری المتوفی ۳۱۰ھ



نفیس اکیڈمی

اردو بازار کراچی

تاریخ طبری تاریخ الامم والملوک

نام کتاب: ______ تاریخ طبری تاریخ الامم والملوک
مصنف: ______ علامہ ابی جعفر محمد بن جریر الطبری
ناشر: ______ نفیس اکیڈمی اردو بازار کراچی
طبع: ______ جدید کمپیوٹر ایڈیشن اپریل ۲۰۰۴ء
ایڈیشن: ______ آفسٹ

نفیس اکیڈمی
اردو بازار کراچی

تاریخ طبری

تاریخ الامم والملوک

جلد اول

حصہ دوم

تصنیف: علامہ ابی جعفر محمد بن جریر الطبری المتوفی ۳۱۰ھ

قبل از اسلام

ترجمہ: ڈاکٹر محمد صدیق ہاشمی

نفیس اکیڈمی
اردو بازار کراچی

ابن مریم علیہ السلام کا شام جانا:

پھر خدا کی طرف سے مریم علیہا السلام کو اطلاع دی گئی کہ ہمارے اس برگزیدہ بچہ کو شام لے جاؤ۔ آپؑ کی عمر اس وقت بارہ برس تھی۔ پھر آپؑ تیس سال کی عمر تک شام میں رہے حتیٰ کہ وہاں باقاعدہ وحی کا سلسلہ شروع ہو گیا اور تین سال کا نبوت کا یہ سلسلہ جاری رہا پھر آپ کو آسمانوں پر اٹھا لیا گیا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حالات زندگی:

حضرت عیسیٰ کو آسمان پر اٹھانے کے بعد فاخرانہ لباس پہنایا گیا اور انہیں نور میں ملبوس کر دیا گیا کھانے پینے کے تقاضوں کو ان سے روک دیا گیا اب وہ عرش کے اردگرد فرشتوں کے ساتھ اڑتے ہیں پس ان میں انسانی' ملکوتی' آسمانی اور زمینی غرض ہر طرح کے اوصاف موجود ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ارتفاع کے بعد تمام حواری پوری زمین پر پھیل گئے۔ اس رات میں جس رات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اتارا گیا تھا عیسائی دھونی دیتے تھے۔

حواریوں کی تبلیغ:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ارتفاع کے بعد تمام حواری آپؑ کے فرمان کے مطابق پوری دنیا میں پھیل گئے ان میں سے چند کا ذکر ہم کریں گے۔

۱۔ پطرس جو کہ حواری تھا اور ان کے ساتھ بولس بھی اتباع پر تھا لیکن وہ حواریوں میں سے نہ تھا۔ یہ دونوں تبلیغی مشن لے کر روم چلے۔

۲۔ اندرائیس اور متی یہ دونوں اس سرزمین کی طرف چلے جس کے مکین آدم خور تھے۔

۳۔ توماس مشرق کی طرف بابل چلے گئے تھے۔

۴۔ فیلبس پر قیروان کی طرف گئے تھے۔

۵۔ قرطاجنہ افریقی اور یحنس دونوں دفوس چلے گئے تھے جو کہ اصحاب کہف کا علاقہ تھا۔

۶۔ یعقوبس اور ریشلم (یروشلم) چلے گئے۔

دو بڑے پتھر:

ابن سلیم انصاری سے روایت ہے کہ ہمارے ہاں ایک عورت پر یہ نذر تھی کہ وہ ''جمع'' پہاڑ کو سر کرے گی یہ پہاڑ مدینہ کے قریب واقع ہے راوی کہتے ہیں کہ میں اس عورت کے ساتھ اس پہاڑ پر چڑھا جب ہم اس کی آخری چوٹی پر پہنچے تو وہاں ایک قبر ہمیں نظر آئی جس پر دو بڑے بڑے پتھر پڑے ہوئے تھے۔ ایک پتھر سرہانے کی طرف جب کہ دوسرا پاؤں کی طرف پڑا ہوا تھا۔ ان پر بنو حمید کی طرز تحریر پر کتابت کی گئی تھی۔ میری سمجھ میں نہیں آیا یہ کس کی قبر ہے۔

چنانچہ دونوں پتھر اپنے ساتھ میں اٹھا کر لایا۔ پہاڑ کے اوپر سے تھوڑا سا نیچے آیا تو وہ مجھے بہت بھاری لگے ایک کو وہیں چھوڑ دیا جبکہ دوسرا پتھر اپنے ساتھ نیچے لے آیا۔ اس پتھر کو سریانی زبان کے ماہرین کے سامنے پیش کیا تو وہ اس کو نہ پڑھ سکے۔ پھر کاتب زبور جو کہ یمنی تھا کے سامنے پیش کیا۔ مگر وہ بھی نہ پڑھ سکا۔ پھر حمیری زبان کے ماہر کے پاس لے گیا مگر اس نے بھی جواب دے دیا۔

غرض اس کتاب کو جاننے والا کوئی بھی نہ ملا۔

قبر (عیسیٰ علیہ السلام):

پھر گھر میں صندوق کے نیچے اس پتھر کو رکھ دیا جو کئی سال وہاں رہا۔ پھر اچانک ہمارے ہاں ابن مان میں سے کچھ لوگ گھوڑوں پر آئے جو کہ تسبیح کے دانے اور مہرے وغیرہ خریدرہے تھے ان سے میں نے پوچھا کہ کیا تمہاری کوئی کتاب ہے یا تمہاری زبان کا کوئی ماہر ہے؟ انہوں نے کہا ہاں ہے۔ میں نے پتھر ان کو دکھایا تو وہ اس کو پڑھنے لگے اس میں لکھا ہوا تھا کہ یہ قبر رسول اللہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم علیہا السلام ہے۔ جو یہاں کے رہنے والوں کے لئے آیا تھا۔ اس زمانہ کے لوگوں کے پاس وہ نبی بن کر آیا اور جب وہ فوت ہوگئے تو پہاڑ کی چوٹی پر ان کو دفن کیا گیا۔

شاہ روم کی کارروائی:

ابن اسحاق سے مروی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ارتفاع کے بعد یہودی حواریوں پر ٹوٹ پڑے وہ انہیں تپتی دھوپ میں ڈال دیتے اور طرح طرح کی تکلیفیں ان کو پہنچاتے تھے۔ جب یہ بات شہنشاہ روم کو پہنچی۔ اس زمانہ میں بنی اسرائیل رومی کنٹرول میں تھے۔ وہ بادشاہ ستارہ پرست تھا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اوصاف:

اس بادشاہ کو یہ بات بتائی گئی کہ بنی اسرائیل میں ایک نبی آیا تھا جو مجموعہ کمالات تھا۔ وہ اللہ کا پیغمبر تھا' وہ عجیب وغریب چیزیں دکھاتا' مردوں کو زندہ کرتا' بیماروں کو شفا دیتا' مٹی گارے کے پرندے بناتا اور جب ان میں اللہ کے حکم سے پھونک مارتا تو وہ سچ مچ اڑنے لگتے۔ وہ انہیں غیب کی خبریں بتاتا تھا لیکن بنی اسرائیل نے ایسے نبی کو قتل کر ڈالا۔

شہنشاہ روم کا عیسائیت قبول کرنا:

بادشاہ نے افسوس کرتے ہوئے درباریوں سے کہا کہ تمہارے لئے ہلاکت ہو تم لوگوں نے پہلے کیوں نہ بتایا۔ خدا کی قسم اگر مجھے پہلے معلوم ہوتا تو میں بنی اسرائیل کو یہ کام نہ کرنے دیتا۔ اب بادشاہ نے پھنسے ہوئے حواریوں کی طرف اپنے لوگوں کو بھیجا جو انہیں بنی اسرائیل کے ظالمانہ چنگل سے چھڑا کر لائے۔

بادشاہ نے حواریوں سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دین اور ان کے احکامات کے متعلق سوالات کئے۔ انہوں نے تمام تفصیلات بتادیں۔ بادشاہ متاثر ہوا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لے آیا۔ اب اس نے بنی اسرائیل پر چڑھائی کی اور بہت سے یہودیوں کو قتل کردیا۔ اسی بادشاہ کے طفیل آج تک روم میں عیسائیت رائج ہے۔

مؤرخین کا خیال:

بعض مؤرخین کا خیال ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت انموطوس کے دور حکومت میں ہوئی انموطوس کا دور حکمرانی چھپن برسوں پر محیط رہا اور اس کی بادشاہت کے بیالیسویں سال حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے۔

جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش ہوئی تو اس وقت بیت المقدس پر رومیوں کی حکومت تھی چنانچہ رومی بادشاہ قیصر کی طرف سے ہیرودوس کبیر بیت المقدس کا حکمران تھا۔ اس دوران اس کے پاس شاہ ایران کا وفد آیا یہ وفد مولا مسیح کی طرف جارہا تھا مگر غلطی